لہٰذا اپنے کسی پڑوسی، رشتہ دار، جاننے والے غیر مسلم کی وفات پر اس کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرنا یا تعزیت کے الفاظ کہنا، اُن کے غم میں شریک ہونا، تسلی اور دلاسہ دینا جائز ہے بلکہ حسبِ احوال ضروری ہوتا ہے۔ اس سے آپس میں پیار اور محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق بڑھتا ہے، بلکہ خود دین اسلام کی خوبیاں اور محاسن کو غیر مسلموں کو بھی قریب سے دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ ایک انسانی تعاون ہی نہیں بلکہ دینی دعوت کا کام ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں کی بھلائی اور فائدہ ہوتا ہے۔ اس رواج کو پروان چڑھانا چاہیے اور اس سے پیار و محبت کی فضا قائم کرنی چاہیے تاکہ انسان انسانوں کے قریب آئیں اور حقیقت کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔ اس بات کو بھی ملحوظ رکھا جائے کہ ان کے مذہبی تہواروں اور ان کی مذہبی رسوم میں شرکت بھی جائز نہیں ہے جس طرح دعاے مغفرت جائز نہیں ہے۔ (م-ر-ی)

ذمہ داری ملنے پر مبارک باد یا دعا؟

س: دستور جماعت کے مطابق جماعت اسلامی میں مختلف مناصب اور ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب کسی کو ذمہ داری سونپی جائے تو دوسرے ساتھی یعنی کارکنان کو اپنے امیر یا ناظم کو ملاقات پر کیا کہنا چاہیے؟ کیا مبارک باد دی جائے یا کوئی دُعا؟ بعض ساتھی مبارک باد دینا پسند نہیں کرتے کہ یہ ذمہ داری ایک قسم کا بوجھ ہے، خوشی کی بات نہیں۔ صحیح رہنمائی فرمائیں۔

ج: مبارک باد ایسی چیز کے حصول پر دی جاتی ہے جسے پاکر ایک آدمی خوشی محسوس کرے۔ عہدہ اور منصب خوشی کی چیز نہیں ہے بلکہ ایک ذمہ داری ہے جو آدمی کو فکرمند بنا دیتی ہے۔ جو چیز آدمی کو فکرمند بنا دے، اسے سوچنے پر مجبور کردے کہ وہ کامیاب ہوتا کہ راحت محسوس کرے اور خوش ہوجائے، اور بالفرض ناکام ہو تو پھر پریشانی سے دوچار ہوگا۔ یہ چیز مبارک باد کی نہیں بلکہ دعا کا تقاضا کرتی ہے۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ جسے کوئی عہدہ یا ذمہ داری ملے اسے کامیابی اور استقامت کی دعا دی جائے۔ یہی طریقہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے، اسی کو قائم رکھنا چاہیے۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)